خطبہ نمبر ۱۶

سوموار ۲۵- جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۶۴ | سوموار ۱۶- صفر ۱۴۱۵ھ ' ۲۵ وفا ۱۳۷۳ ہش ' ۲۵- جولائی ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے قریب حادثے کے زخمیوں کے علاج معالجے کے سلسلے میں فضلِ عمر ہسپتال کی خدمات

ربوہ- ۲۳- جولائی - دریائے چناب کے پل پر صبح نو بجے کے قریب ایک بس جو کہ چنیوٹ سے آرہی تھی پل کے جنگلے سے ٹکرا کر نیچے ریلوے لائن پر جاگری- اس دردناک حادثے کی اطلاع ملتے ہی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے نوجوان فوری طور پر جائے حادثے پر پہنچے اور پرائیویٹ گاڑیوں اور دیگر ذرائع سے زخمیوں کو فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا- خدام کے ساتھ کام کرنے کے لئے فوری طور

باقی صفحہ ۷ پر

اس دور کے تقاضے ہیں کہ ہم اپنی تمام اخلاقی خرابیاں دور کر کے اخلاق کو زینت دیں

اخلاقِ حسنہ پیدا کرنے سے پہلے ایک اندرونی مربّی کا بیدار ہونا لازم ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ بتاریخ ۲۴- احسان ۱۳۷۳ ہش (۲۴- جون ۱۹۹۴ء) بمقام ٹورانٹو کینیڈا کا متن

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا'

باہمی محبت کو فروغ دینے والی باتیں (-) یہ آیات کریمہ جن کی میں نے تلاوت کی ہے گزشتہ تین خطبات کا بھی عنوان بنی رہی ہیں آج کا عنوان بھی یہی ہیں اور آئندہ بھی شاید ایک دو خطبات میں یہی مضمون چلے ان آیات کی روح یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں آگ کے گڑھے پر جب تم کنارے تک پہنچ گئے تھے وہاں سے کھینچ کر تمہیں بچالیا ہے اور اس بچانے کی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ تمہارے دل پھٹے ہوئے تھے تمہیں ایک ہاتھ پر ایک دل کی دھڑکن کی طرح اکٹھا کر دیا- اور (-) اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے دلوں میں آپس میں محبت کے رشتے باندھے یکجان کر دیا پس اس نعمت کو اب کبھی بھلانا نہ اور ہاتھ سے چھوڑنا نہ - اگر تمہارا آپس کا باہمی ربط محبت اور باہمی تعلق دوبارہ کسی وجہ سے منغض ہو گیا- اگر پھر آپس میں افتراق پیدا ہو گئے ایک دوسرے سے پرے ہٹنے لگے تو اس کا انجام وہی ہے جہاں سے تمہیں کھینچ کر واپس لایا گیا تھا یعنی بھڑکتی ہوئی آگ کا کنارہ- پس قوموں کے اتحاد کے بعد جب وہ افتراق اختیار کیا کرتی ہیں تو ان کا انجام وہی انجام ہے جہاں سے قرآن کریم نے بات کا آغاز فرمایا ہے- اس پہلو سے یہ مضمون غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے- اور میں .... بیان کر رہا ہوں کہ باہمی محبت کو فروغ دینے والی کون سی باتیں ہیں- اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی مجسم نعمت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ جب دنیا میں نازل ہوئے تو خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے بکھرے ہوئے دلوں کو کیسے اکٹھا کیا تھا وہ اخلاق حسنہ تھے جنہیں اخلاق مصطفوی کہا جا سکتا ہے-

دعائیں اور عبادت ایک اپنا مقام رکھتی ہیں- لیکن دعاؤں اور عبادت کے نتیجے میں وہ اخلاق والی قومیں پیدا ہوتی ہیں جو انبیاء سے اخلاق سیکھتی اور ویسے ہی رنگ اختیار کر جاتی ہیں- چنانچہ قرآن کریم ان کا ذکر رسول سے الگ نہیں فرماتا- بلکہ فرماتا ہے (-) اور پھر سب صفات اکٹھی بیان فرماتا ہے- پس یہ وہ مضمون ہے جس پر میں .... روشنی ڈال رہا ہوں (-) حبل اللہ پر ہاتھ پڑے بغیر یعنی اللہ کی رسی کو تھامے بغیر متفرق اور منتشر قومیں اکٹھی نہیں ہوا کرتیں پس اس نعمت کی قدر کرو اور کسی قیمت پر بھی حقیقت میں جان بھی جائے تو اس رسی کو ہاتھ سے جانے نہ دو اور جو بھی جماعت میں افتراق کی باتیں کرتا ہے یا اس کے رویے سے دوریاں پیدا ہوتی ہیں- وہ جان لے کہ وہ خدا کی اس تقدیر کے برعکس رخ اختیار کئے ہوئے ہے اور ایسے لوگوں سے ہمیشہ جماعت کو خطرہ درپیش رہے گا- یہ جو مضمون ہے یہ بہت وسیع اور بلند بھی ہے اور گہرا بھی- لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے تمام مشکل مضامین کو اپنی ذات میں آسان کر کے دکھایا- بڑے بڑے اعلیٰ اخلاقی مطالب جن کے متعلق درس دینے والے فلاسفر درس دیتے رہے اور دیتے رہیں گے- مگر سمجھا نہ سکے اور ان چیزوں کو اخلاق میں رائج نہ کر سکے- آنحضرت ﷺ نے ان الجھے ہوئے مسائل کو چھوٹی چھوٹی سادہ پیاری دل لبھانے والی باتوں کی صورت میں بیان کیا- اور اپنے کردار سے ان باتوں کو ایسا سمجھایا کہ وہ اخلاق آپ کے دیکھنے والوں کے دل پر نقش ہوئے ان کے خون میں رگ و پے میں سرایت کر گئے اور ساری زندگیاں ان کی ذات ان کے کردار میں جاری و ساری رہے پھر انہوں نے وہی اخلاق آئندہ نسلوں میں منتقل کئے- یہ سلسلہ چلتا رہا- یہاں تک کہ اس میں انقطاع بھی ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان مجددین کو بھیجا جن کے ذریعے خاص الٰہی فضل کے نتیجے میں سنت محمد مصطفیٰ ﷺ کو پھر جاری فرمایا گیا- یہ سلسلہ اسی طرح ٹوٹتا اور پھر جڑتا ہوا تاریخ میں آگے بڑھتا رہا (-)

احمدیوں کے دل آپس میں جڑے ہوئے ہیں یہ اس مضمون کا اختصار سے خاکہ ہے- جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں (-) جماعت احمدیہ ایک ہی جماعت ہے عالم میں جو ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے- جماعت احمدیہ (-) ایک ہی جماعت ہے جو ۱۴۰ ممالک میں منتشر پھیلی ہوئی ہونے کے باوجود پھر بھی ایک جمعیت رکھتی ہے ایک مرکز رکھتی ہے اور دور دور پھیلے ہوئے احمدیوں کے دل بھی آپس میں جڑے ہوئے ہیں- ایک تکلیف کسی احمدی کو خواہ پاکستان میں پہنچے خواہ بنگلہ دیش میں ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں- اس تکلیف کی جب بھی خبر دنیا میں پھیلتی ہے جماعت احمدیہ خواہ دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو یوں محسوس کرتی ہے کہ یہ ہماری ہی تکلیف ہے- اور عجیب خدا کی تقدیر کا حصہ ہے کہ جیسے میں آپ کے لئے غمگین ہوتا ہوں جماعت میرے لئے غمگین ہوتی ہے کہ اس غم سے مجھے زیادہ تکلیف نہ پہنچے اور ہر ایسے موقع پر مجھ سے تعزیت کا اظہار کیا جاتا ہے اور ایسی سادگی اور بھولے پن سے جیسے وہ اس بات پر مقرر کئے گئے ہیں کہ میری دلداری کریں- چنانچہ اسیران راہ مولا کے معاملے میں مسلسل ہمیشہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ مجھ سے ہمدردی کرتے رہے فکر کا اظہار کرتے رہے- یہاں تک کہ مائیں بچوں کے حوالے سے لکھتی رہیں کہ جب آپ ان کا ذکر کرتے ہیں اور آپ کی آنکھ میں نمی آجاتی ہے- ہمارے بچے بے چین ہو جاتے ہیں- ایک ماں نے لکھا کہ بچہ رو پڑا اس نے رومال نکالا اور دوڑا دوڑا گیا کہ میں اپنے 'میرا ذکر کر کے کہا کہ ان کے آنسو پونچھوں-

اب یہ جو واقعہ ہے یہ اللہ کے اعجاز کے سوا ممکن نہیں- اس مادہ پرست دنیا میں کوئی ہے تو دکھائے کہاں ایسی باتیں ہیں (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' (-) اگر یہ نہ ہوتا- تو یہ لوگ آگ میں جھونکے جانے کے لائق تھے- آگ کے کنارے پر پہنچے ہوئے تھے وہاں سے خدا فرماتا ہے میں نے تمہیں کھینچ کر امن کی جگہ عطا کی ایک دوسرے کی محبت میں باندھ دیا پس پھر ایسی حرکت نہ کرنا اگر ایسا کرو گے تو آگ کے سوا تمہارا کوئی انجام نہ ہو گا-

اس مضمون کو بیان کرنے کی خصوصی ضرورت اس مضمون کو جیسا کہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

پہلے بھی بیان کر چکا ہوں خصوصیت سے اس زمانے میں بیان کرنے کی ضرورت اس لئے درپیش ہے کہ ہم اب کثرت کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور آسمان پر یہ بات جو پہلے میں کہا کرتا تھا کہ لکھی گئی ہے اب وہ ابھر کر روشن تحریروں کی صورت میں سامنے آگئی ہے اور آسمان سے جن پھلوں کے وعدے دیئے گئے تھے وہ پھل اب ہم اپنے اوپر برستے دیکھ رہے ہیں۔ کوئی سال ایسا نہیں گزر رہا جس میں خدا کے فضل کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کی رفتار بڑھ رہی ہو اور نئی نئی قومیں نہ داخل ہو رہی ہوں۔ کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے نئے لوگوں کے آنے کی خوشخبری نہ ملتی ہو۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب کہ کثرت کے ساتھ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر شکروں کے ساتھ ادا کرتے ہوئے مجھے یہ اطلاعیں نہیں بھیجتے کہ ہم نے ایسے ایسے اعجاز دیکھے ہیں کہ ہماری روح تمام تر سجدہ ریز ہو چکی ہے۔ ایسے ایسے اعجاز دیکھے ہیں کہ ان کے لطف کو بیان کرنے کی ہمارے قلم میں طاقت نہیں ہے۔ ہم لاعلم نا تجربہ کار محض اس وجہ سے (دعوت الی اللہ کے میدان) میں نکلے کہ آپ نے کہا تھا کہ آج اللہ تم سے یہی چاہتا ہے کہ تم (دعوت الی اللہ کے میدان) میں نکل کھڑے ہو۔ ہم نہتے لوگ ہمارے پاس کوئی زادِ راہ نہ تھا۔ مگر اللہ نے ایسی ایسی برکتیں ڈالیں آوازوں میں کہ جہاں سے کوئی توقع نہیں تھی وہاں سے بھی خدا کے فضل سے لبیک لبیک کہتے ہوئے لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہونے لگے۔ پس یہ (۔) کسی ایک جگہ نہیں کسی ایک ملک کا نہیں۔ کل عالم میں یہی ایک عجیب کیفیت ہے جو فضا میں پیدا ہو چکی ہے اور اس کیفیت سے جماعت کے دل اس طرح نشے میں مخمور ہیں کہ تمام دنیا کی جماعت میں جو (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ واقعۃً جیسے ہم مدہوش ہو چکے ہوں۔ اب انہوں نے ظاہری شراب کا مزا تو نہیں چکھا ان کی طرز کلام بتا رہی ہوتی ہے ان کی طرز تحریر بتا رہی ہوتی ہے کہ جو ان کو مزا ہے وہ دنیا کے شراب پینے والوں کے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اب ہماری زندگی میں اور کوئی مزا نہیں رہا۔ پس یہی دل چاہتا ہے کہ اب ہمیشہ خدا کی راہ کی طرف لوگوں کو بلاتے رہیں۔ اور آسمان سے گرتے ہوئے پھلوں کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں اپنے سینوں سے لگائیں اپنی جھولیوں میں محفوظ کریں۔ اور آئندہ پھر اسی کام پر روانہ ہو جائیں۔

افریقہ کے داعیان کی تکالیف اور ان کا جذبہ

بہت سے ایسے داعی الی اللہ سفر کرنے والے ہیں میں نے روانہ ہونے کا جو لفظ بولا ہے' ان میں افریقہ سے آئی ہوئی بعض اطلاعات تھیں بڑی مشکلات ہیں وہاں سفر میں اور ایک (مربّی) نے لکھا بعض دفعہ بخار کی حالت میں بھی آگے بڑھنا پڑا۔ بعض دفعہ بیچ میں نالے ندیاں وغیرہ آئیں اسی طرح ان سے پیدل گزرنا پڑا کبھی کبھی پانی اوپر ہو جاتا تھا اور کبھی نیچے بھی ہو جاتا تھا۔ یعنی کہیں خطرات تھے کہیں انسان پایاب پانی سے گزرتا تھا۔ مگر ایک دھن سوار تھی کہ ہم نے جانا ہی جانا ہے' بڑھنا ہی بڑھنا ہے۔ کیونکہ ندی پار سے اطلاع ملی تھی کہ بعض لوگوں کو دلچسپی ہے۔ یعنی اس حالت میں ہم نے سفر کئے۔ بخار بھی آئے لیکن کوئی پرواہ نہیں کی اور پھر ایسے ایسے خطرات درپیش ہوئے کہ یوں لگتا تھا کہ خیریت سے ہمارا واپس جانا ممکن نہیں ہوگا مگر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلطان نصیر عطا ہوتے رہے حیرت انگیز مدد آسمان سے اترتی ہم نے دیکھی۔ ان جگہوں سے پھل ملے جہاں وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ جن لوگوں نے انکار کر دیا کہ ہمارے پاس نہ آؤ وہیں سے وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے کہا کہ ہم ساتھ کے گاؤں سے ہیں ہمارے پاس آؤ اور وہاں گئے اور اللہ کے فضل کے ساتھ سارے کا سارا گاؤں احمدیت کو قبول کر گیا۔

موجودہ دور کے تقاضے

تو یہ جو میں روانہ ہونے کی بات کر رہا ہوں۔ داعی الی اللہ بھی ایک قسم کی (نقل مکانی) کرتے ہیں۔ وہ اپنی آرام گاہوں سے (نقل مکانی) کرتے ہیں اور مختلف مقامات کی طرف سفر کرتے ہیں اور ہر سفر پر اللہ کے انعام کو ایسا اپنے اوپر برستا دیکھتے ہیں کہ پھر اگلے سفر کی ہمت وہیں سے پاتے ہیں وہیں سے آئندہ سفر کے ارادے باندھے جاتے ہیں ورنہ دنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان سفر کو جائے اور مشکل درپیش ہو تو یہ توبہ کرتا ہوا واپس آتا ہے کہ آئندہ میری توبہ آئندہ میں یہ سفر نہیں کروں گا۔ مگر دعوت الی اللہ کا ایک عجیب نشہ ہے کہ ہر مشکل سفر کے بعد یہ ارادے باندھتا ہوا انسان لوٹتا ہے کہ میں پھر جب توفیق ملے گی پھر اس راہ پر قدم آگے بڑھاؤں گا۔ یہ وہ دور ہے جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ اس دور کے تقاضے یہ ہیں کہ ہم اپنی تمام اخلاقی خرابیوں کو دور کر کے ہم اپنے اخلاق کو زینت دیں اور اپنے سینوں کو سجائیں کیونکہ روحانی مہمان ہمارے سینوں میں بٹھائے جانے کے لائق ہیں۔ ہم نے ان کو اپنے سینے سے لگانا ہے اپنے کردار کے خانوں میں اتارنا ہے اور وہیں ان کی تربیت کرنی ہے اگر ہمارے اخلاق بد ہوئے اگر ہم ایک دوسرے سے دور ہٹنے شروع ہو گئے ہوں جیسا کہ بعض دفعہ ہوا ہے اگر ہم آپس میں ایک دوسرے کی محبت میں مضبوط رشتوں کے ساتھ نہیں باندھے گئے تو آنے والوں کو ہم کیسے مضبوط رشتے میں باندھیں گے۔ اور مضبوط رشتے کیا ہیں۔ یہ کوئی فرضی چیز نہیں ہے۔ یہ اخلاق کے رشتے ہیں۔ یہ بات ہے جو میں (۔) بار بار جماعت کو سمجھا رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ ابھی اور سمجھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کوئی فرضی مضامین کی تقریریں نہیں ہیں امر واقعہ یہ ہے اس حقیقت کی دنیا میں اتر کے دیکھو محبت کے رشتے سے باندھے جاتے ہیں۔ اگر اخلاق نہ ہوں تو ساری باتیں فرضی ہیں وہ لوگ جن کے اخلاق گھر میں سنورے ہوئے نہیں۔ وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے حسن سلوک سے نہیں پیش آتے وہ لوگ جو اپنے بچوں سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتے وہ بیویاں جو اپنے خاوندوں سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتیں۔ وہ لوگ جو اپنے ہمسایوں سے اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتے۔ وہ ساسیں جو اپنی بہوؤں کو اپنی بیٹیاں نہیں سمجھتیں وہ بہوئیں جو اپنی ساسوں کو اپنی ماں نہیں سمجھتیں وہ نندیں وہ بھائی اور وہ بھابیاں وغیرہ وغیرہ یہ سارے عملی امتحان کے میدان ہیں جو ہمارے سامنے روز کھلتے ہیں۔ اور ہم ان میدانوں میں اترتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ کہاں کہاں ناکامیاں ہیں۔ پس دنیا کی زندگی کو عام روزمرہ کے درپیش آنے والے مسائل کی صورت میں دیکھیں تو یہ فلسفے کی اونچی اڑان کی باتیں نہیں رہتیں۔ یہ روزمرہ رونما ہونے والے گھر کے اور گلیوں کے اہم واقعات بن جاتے ہیں (۔) آنحضرت ﷺ نے عام انسان کی اُپچ سے اس کی پہنچ سے بالا مضامین بیان نہیں فرمائے۔ باوجود اس کے وہ مضامین جو بیان فرمائے وہ دنیا کے بڑے بڑے دانشوروں کی سوچ کی اپچ سے ان کی پہنچ سے بالا تھے۔ آج بھی بالا ہیں۔ وہ مضامین جو آنحضرت ﷺ نے سادہ اور عام لفظوں میں اپنے کردار کے حوالے سے ہمیں سمجھا دیئے آج دنیا کے بڑے بڑے دانشور' دانشور ہونے کے باوجود ان کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے ان کی اہمیت کو نہیں جان سکتے۔ ان کو یہ بھی نہیں پتہ کہ انصاف کے قیام کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انصاف کی بات کرتے تو یہ نہیں جانتے کہ وہ انصاف جو دو غلا معیار رکھتا ہوا اپنوں کے لئے اور ہو غیروں کے لئے اور ہو وہ انصاف دنیا میں کوئی انقلاب برپا نہیں کر سکتا کوئی عمل دنیا کو نہیں بخش سکتا۔ اب یہ سادہ باتیں ہیں۔ بظاہر ہر انسان کو سمجھنی چاہئیں۔ لیکن علم ہونے کے باوجود سمجھ نہیں آتیں۔ یہ فرق ہے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں (۔) ایسا کردار جو باتیں کہے وہ خود اس کا ایسا پاک اور عظیم نمونہ بن جائے کہ ہر بات دل تک اترے اور رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ (۔) ------------ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے -------- اور آپ کے (رفقاء) کی صورت میں ہم نے ------- قادیان کی گلیوں میں اور اس سے باہر۔ ربوہ میں اور اس سے باہر ہر جگہ زندہ نمونوں کے طور پر چلتے پھرتے دیکھا۔ یہ پاک ---- نمونے ہیں جو اب اسی نسل میں منتقل ہونے لازم ہیں۔ اگر اس نسل میں یہ نمونے منتقل نہ ہوئے تو دنیا کے امن کی کوئی ضمانت نہیں آنے والے جو آئیں گے وہ پھر آپ سے اعلیٰ کردار نہیں سیکھیں گے بلکہ بد اخلاقیاں سیکھیں گے اور ایسے لوگ جو اعلیٰ اخلاق پر فائز نہیں ہوتے وہ دو طرح سے خطرات کے حامل ہوتے ہیں۔ ایک آنے والوں کے لئے وہ خطرہ بن جاتے ہیں دوسرے آنے والے ان کے لئے خطرہ بن جاتے ہیں۔ وہ جو بد اخلاق لوگ ہیں وہ آنے والوں کی بد خلقیاں سیکھتے ہیں اور ان کی بدیوں کی پیروی کرنے سے لذت پاتے ہیں۔ (------)

جس سے محبت ہو اس کے ساتھ ہونے کا مطلب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ آپؐ اس شخص کے بارے میں کیا فرمائیں گے جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے عملی لحاظ سے نہیں ملا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اس کو محبت ہوتی ہے۔

اب یہ بات تو سن لی کہ "اس کے ساتھ ہوتا ہے" اس کا کیا مطلب بنا؟ بعض لکھنے والے لکھتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا جس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن مضمون جو ہے وہ اس سے بہت زیادہ گہرا ہے۔ اور بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے اس کا ایک حوالہ قرآن میں ہے ایک حوالہ تاریخ اسلام میں ہے۔ ایک حوالہ آنحضرت ﷺ کے قول اور فعل کے یکساں ہونے میں ہے ان تینوں پہلوؤں سے میں آپ کو سمجھاتا ہوں اس ..... سے آپ کو کیا پیغام ملنا چاہئے (۔) آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مطالعہ میں بارہا یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض دفعہ ایسے شخص کا ذکر کیا جاتا ہے جس کا کوئی نام نہیں بتایا جاتا۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص اجنبی تھا جو اس محفل میں اچانک کہیں سے آیا ہے۔ بعض دفعہ جب اس شخص کے متعلق تحقیقات کی جاتی ہے اور حدیثیں بتاتی ہیں کہ پھر کیا نتیجہ نکلا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو انسانی شکل میں متمثل ہو کر آنحضور ﷺ سے سوال کیا کرتے تھے۔ تاکہ اس جواب سے جو آپؐ دیں صحابہ کی تربیت ہو سکے۔ پس اس حدیث کا بھی ویسا ہی رنگ ہے۔ عبداللہؓ بن مسعود کہتے ہیں ایک شخص آیا وہ مدینے کی سوسائٹی کا نہیں تھا۔ انجانا انسان تھا وہاں صحابہؓ ہر جگہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص آیا اس نے یہ سوال کیا وہ کوئی ایسا شخص ہے جس کو کوئی پہچانتا نہیں تھا وہ آیا ہے اور آتے ہی اس نے یہ سوال کیا ہے۔ یارسولؐ اللہ اس شخص کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو ایسی قوم سے محبت رکھتا ہے جو اس سے نہیں ملی (۔) اور ان کا ذکر غائبانہ سنا تو دل میں یہ امنگیں بیدار ہونے لگیں۔ کروٹیں بدلنے لگیں کہ ہم دیکھیں تو سہی وہ کون لوگ ہیں۔ کاش ہم دیکھ سکتے۔ یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسا محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بے چین ہو کر بعض دفعہ (بیت الذکر) میں حضرت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھتے تھے کہ

کنتَ السواد لناظری فعمی علیّ الناظر'
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر'

پس دو طرفہ محبت تھی۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے۔ حضرت حسانؓ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے متعلق یہ عرض کیا کہ اے میرے آقاؐ۔ اے میرے محبوبؐ میری آنکھ کی پتلی تو تو تھا جس کے ذریعے میں دیکھا کرتا تھا۔ آج تو نہیں رہا تو میری آنکھ کی پتلی اندھی ہو گئی۔ مجھے دنیا دکھائی نہیں دیتی۔ (۔) اب تیرے بعد جو چاہے مرتا پھرے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مجھے تو تیری موت کا غم تھا۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو آپؐ سے ایسا عشق تھا۔ ایک دفعہ (بیت الذکر) میں یہ شعر پڑھتے جاتے تھے اور زار زار روتے چلے جا رہے تھے۔ ایک (رفیق) نے عرض کیا' اے آقا! کیا بات ہے۔ یہ شعر پڑھ رہے ہیں اور اتنا رو کیوں رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اتنا پیارا شعر حسانؓ نے کہا ہے کہ میرے دل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں حسرت اٹھ رہی ہے۔ کاش میں نے یہ شعر کہا ہوتا۔ (۔)

حضرت اویس قرنی کا واقعہ

پھر فرمایا۔ المرء مع من احب۔ تاریخ کے حوالے سے صحابہؓ کے دَور کے حوالے سے ایک اور واقعہ ہے جو قابل غور ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک ایسے انسان بھی تھے جن کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا عشق تھا۔ مگر ان کی والدہ کی حالت ایسی تھی کہ ان کو چھوڑ کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ حضرت اویس قرنی کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت اویس قرنی نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا۔ لیکن عملاً" وہی حال تھا کہ (۔) ملنے کی تمنا رکھتے رہے لیکن مل نہ سکے۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ نے خبر دی کہ ایک تیرا عاشق ہے دور دراز علاقوں میں رہنے والا۔ وہ بے انتہا تجھ سے ملنے کی تمنا رکھتا ہے۔ مگر ماں کی خدمت کی وجہ سے 'اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے ماں کی خدمت اہمیت رکھتی ہے' وہ تیرے پاس حاضر نہیں ہو سکتا۔ آنحضور ﷺ نے اویس قرنی کو سلام بھیجا۔ اور تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ دو ہی وجود ہیں۔ جنہیں آنحضور ﷺ نے سلام بھیجا ہے۔ یعنی باہر دُور رہنے والے۔ جن سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ایک اویس قرنی اور ایک امام مہدی۔ پس اس طرح تاریخ میں رشتے ملتے ہیں۔ (۔) یہ کوئی فرضی افسانوی مضمون نہیں ہے۔ یہ گہری حقیقتیں ہیں (۔)

اور تیسرا سبق اس حدیث میں یہ ملتا ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا المرء مع من احب اس کا مطلب یہ نہیں ہے صرف کہ مرتبے میں اکٹھے کئے جائیں گے۔ جس سے محبت ہے تم ضرور اس سے اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اگر کسی سے محبت ہو اور آپ اس کے لائق نہ ہوں تو اس کے ساتھ اکٹھے نہیں کئے جا سکتے اکٹھے کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ جس سے محبت ہو انسان لازما" ویسا بننے کی کوشش کرتا ہے اس کی محبت کی صداقت اس کی اس کوشش میں مضمر ہے کہ وہ ایسا بن سکے اور جو ایسا کرے گا۔ جو ویسا بننے کی کوشش کرے گا اس کو ملایا جائے گا اور اس کو مرتبوں میں بھی ملایا جائے گا۔ اس کو قیامت کے دن بھی اکٹھا کیا جائے گا (۔)

سچی محبت کے تقاضے

ایک شخص آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ وہ لوگ جو نہیں ملے کسی سے اور ابھی دور ہیں۔ ان سے اگر کسی کو محبت ہو جائے۔ اَن دیکھوں سے۔ تو اس کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا جس سے محبت ہو وہ ملایا جاتا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ لازما" ' خواہ کیسا ہی ہو ملا دیا جائے گا۔ سچی محبت کی بات ہو رہی ہے اور سچی محبت میں ملنے کا ایک طریقہ ہم صورت ہونا ہے ہم شکل ہونا ہے یعنی مزاج اور اخلاق میں ایک جیسا ہونا۔ پس فرمایا کہ اگر واقعتہً محبت ہے تو ان دونوں کے مزاج پھر ملنے شروع ہو جائیں گے (۔) پس جماعت احمدیہ کے لئے جہاں اس میں بڑی خوشخبریاں ہیں وہاں ذمہ داریاں بھی بہت ہیں اور ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ آئینہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جب کہا جاتا ہے کہ (صاحب ایمان) دوسرے (صاحب ایمان) کا آئینہ ہے تو عملاً" سب سے بڑا آئینہ تو محمد رسولؐ اللہ ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات' آپؐ کے اخلاق حسنہ کو اپنے پیش نظر رکھیں' تو اپنا چہرہ داغدار دکھائی دے گا۔ آئینے میں کوئی دوسرا وجود دکھائی نہیں دیا کرتا۔ محمد رسول ﷺ کے آئینے میں دیکھنے کا مطلب یہ ہے اس آئینے کے حوالے سے اپنی خرابیاں سامنے آئیں گی۔ اور جہاں کہیں ویسا حسن ملے گا اسے اور زیادہ نکھارنے کی تمنا پیدا ہو گی۔ پس یہ وہ طریق ہے جس کے ذریعے سے ہم اپنے اخلاق کو اخلاق حسنہ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ اور اخلاق حسنہ کو ترقی دیکر مکارم الاخلاق میں تبدیل کر سکتے ہیں یعنی وہ اخلاق جن پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا قدم تھا۔

ایمان کی حلاوت محسوس کرنے والی تین باتیں

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں۔ پہلی حدیث صحیح بخاری کتاب الادب سے لی گئی تھی۔ یہ دوسری حدیث بھی صحیح بخاری کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ وہی آگ ہے جس کا میں نے پہلے اس آیت کریمہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس آگ میں ڈالا جانا دراصل آپس میں ایک دوسرے کا دشمن ہونا' ایک دوسرے سے دلوں کا پھٹ جانا ہے' اور اگر ایسا ہو تو آگ کے سوا اور کوئی انجام نہیں آنحضرت ﷺ نے اس ذکر سے پہلے آپس کی محبت کا ذکر فرمایا ہے۔ پس جو (تشریح) میں اس آیت کی کر رہا تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی آسمانی تفسیر اسی کی تائید فرما رہی ہے اور اس کی تائید میں ان دو تین باتوں کو ملا کر ایک گہرا فلسفہ بیان فرما رہی ہے۔

تین نصیحتیں فرمائیں۔ ایمان کی حلاوت وہی محسوس کرے گا جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول باقی سب رشتوں سے زیادہ پیارے ہوں رشتوں کے تعلق میں یہ وہ نئے رشتے ہیں جو روحانی زندگی میں ایک امام کے ساتھ منسلک ہونے کے نتیجے میں نئے وجود میں آتے ہیں۔ انہی رشتوں کو ہم خلقِ آخر کہہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم نے نئی روحانی زندگی کا نام خلقِ آخر رکھا ہے۔ خلقِ اول کیا ہے وہ عام روزمرہ کے رشتے جس میں ماں کو بیٹے سے محبت ہوتی ہے۔ بیٹے کو ماں سے۔ باپ کو بچوں سے' بچوں کو باپ سے وغیرہ وغیرہ۔ بہن بھائیوں کے تعلقات ہیں۔ یہ سارے وہ طبعی رشتے ہیں جن کو خلقِ اول کے رشتے کہا جاتا ہے۔ جب انسان حقیقت میں (صاحب ایمان) بن جاتا ہے تو اسے ایک خلقِ آخر عطا ہوتی ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے یہی اصطلاح ہے جو اس پر صادق آتی ہے۔ ایک نیا جنم لیتا ہے ایک نئے وجود کو اختیار کر لیتا ہے۔ اس وجود کے بھی کچھ محبت کے قوانین ہیں۔ اور وہ قوانین یہ ہیں کہ اللہ اور رسولؐ کی محبت ہر دوسری محبت پر غالب آجائے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی محبت کے مقابل پر جب بھی دنیا کی کوئی محبت ٹکرائے اس کے سامنے کھڑی ہو اس محبت کو جو دنیا کی محبت ہے انسان ٹھکرا دے اور اللہ کی محبت کو اختیار کرے اور رسولؐ کی محبت کا بھی یہی حال ہو۔ کیونکہ وہ محبت بھی اللہ کے حوالے سے ہے اور یہی سلسلہ آگے چلتا ہے۔ للّٰہی محبت کا پھر یہی مطلب بن جاتا ہے اگر کسی وجود سے اللہ کی خاطر پیار ہے تو اس کے مقابل پر دنیوی تعلق کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی اس محبت کو لازما" اختیار کیا جاتا ہے۔

آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے تو دراصل پہلی بات ہی کا منطقی نتیجہ ہے جو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ اللہ کی محبت سب محبتوں پر فوقیت رکھے اور اسی محبت کے نتیجے میں رسولؐ کی محبت ہر دوسری محبت پر فوقیت اختیار کر جائے۔ اور پھر اسی حوالے سے اگلا قدم یہ ہو کہ سارے معاشرے میں ایک دوسرے سے تم اللہ کی خاطر محبت کرنے لگو۔ اور جب اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرو تو یہ محبت ہر دوسری محبت پر غالب آجائے۔ اس کے بعد فرمایا ہے جو شخص کفر سے نکل آنے کے بعد دوبارہ اس میں جانے کو یہ سمجھے کہ گویا مجھے آگ کے گڑھے میں دھکیلا جا رہا ہے وہی ہے جو ایمان کی لذت کو پاتا ہے۔ ایمان کی تعریف وہ ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ کفر کی تعریف یہ ہے کہ وہ ان تعلقات سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ اور یہی مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی تھی کہ تم تو آگ کے کنارے پر کھڑے تھے ہم نے تمہیں بچایا۔ آپس کی محبت میں باندھ کر۔ ایک دل بنا کر ایک جان کرنے کے بعد دوبارہ اس کا تصور بھی نہ کرنا کہ پھر تم ایک دوسرے لڑپڑو۔

روزہ مرّہ زندگی کی باتیں

اب ذرا سوچئے کہ روزمرہ کی زندگی میں کتنے ہیں جو بات بات پر بھڑکتے ہیں۔ بات بات پر اپنے بھائی کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو اپنے قریبی رشتوں کے باوجود ان کا حق بھی ادا نہیں کر سکتے کجا یہ کہ وہ روحانی رشتوں کا حق ادا کریں۔ پس درستی پہلی منزل پر نہیں بلکہ بنیاد میں ہو گی بنیادیں اگر درست نہیں تو پہلی منزل بھی درست تعمیر نہیں ہو سکتی۔ اور اخلا[illegible] روزمرہ کے خونی رشتوں میں ہے۔ وہ اخلاق درست ہوں تو پھر خلق آخر کی تعمیر شروع ہوتی ہے۔ جو بعد میں آنے والی منازل ہیں جو آخر اللہ کا ساتھی بنا دیتی ہیں۔ اللہ کا دوست بنا دیتی ہیں۔ وہاں تک پہنچاتی ہیں جہاں خدا کی محبت کے بعد اور کوئی محبت قابل ذکر باقی نہیں رہتی۔

پس یہ کہہ دینا تو آسان ہے کہ ہم اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرتے ہیں لیکن اگر دنیا کی خاطر ہی محبت نہیں کر سکتے تو اللہ کی خاطر کیسے کریں گے۔ اگر بھائی بہنوں کا حق نہیں ادا کر رہے ماں باپ مرتے ہیں تو بہنوں کے حق مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ وراثت میں ان کو شریک کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔ اگر قریبی رشتہ دار ایک دوسرے کے حق سے بڑھ کر ادا کرنے کی بجائے ان کے اپنے حق چھیننے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اگر ایک آدمی دوسرے شریک کے مال پر نظر رکھتا ہے جب تک آمدنی زیادہ ہوتی رہے۔ خموشی کے ساتھ گزارے چلتے رہیں۔ جہاں ابتلا آیا۔ جہاں نقصان کا خطرہ ہوا' وہاں شریک نے کوشش کی کہ جتنا سمیٹ سکتا ہوں سمیٹ لوں اور اس سے الگ ہو جاؤں۔ جہاں یہ حالات دکھائی دیں وہاں اللہ کی محبت کی باتیں کرنے کا حق ہی کوئی نہیں۔ یہ بہت دور کی باتیں ہیں۔ یہ تو ایسی بات ہے جیسے زمین پر چلنا نہیں آیا اور آسمان پر چھلانگیں لگانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ پس یہ وہ روزمرہ کی سادہ باتیں ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ نے (۔۔۔۔) سکھائی ہیں عظیم کردار کا نمونہ دکھایا ہے جو زمین کے ساتھ بھی جڑا ہوا تھا لیکن آسمان سے بھی باتیں کر رہا ہے (۔) آپؐ بلند ہوئے تو خدا تک جا پہنچے اتنا قریب ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی کسی مخلوق کو یہ توفیق نہ ملی تھی نہ آئندہ کبھی ملے گی' لیکن پھر دنیا پر جھک آئے۔ اور اس طرح بنی نوع انسان اور خدا کے درمیان وسیلہ بن گئے۔ جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے۔

پس بلندی کی باتیں تو ہوں گی لیکن پہلے زمین کے تقاضے تو پورے کر لو۔ روزمرہ کے اخلاق درست کئے بغیر تم اس بات کا حق نہیں رکھتے کہ خلقِ آخر کی باتیں کرو۔ اور تم ابھی خلقِ آخر کے میدان میں داخل کئے جا چکے ہو کیونکہ وہ عظیم الشان قومیں جو بڑے ولولوں کے ساتھ بڑی امیدیں لئے تمہاری طرف بڑھ رہی ہیں تمہارے دامن میں پناہ چاہتی ہیں ان کو دنیا میں اور کہیں امن نصیب نہیں ہوا (۔)

مصیبت یہ ہے لوگ جاگتے نہیں

پس آپ فکر کریں اور گھبرا کر اپنے گردوپیش کا جائزہ لیں اور جاگنے کی کوشش کریں بڑی مصیبت یہ ہے کہ لوگ جاگتے نہیں ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی اس مضمون کو بار بار فرمایا ہے۔ اور بچپن میں بھی اس کا کچھ لطف آتا تھا مگر اب جوں جوں تجربہ بڑھ رہا ہے میں اس کی حقیقت کو سمجھتا جا رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ محض لطف کی بات نہیں ہے آپ کا یہ کلام بلکہ آپ کی گہری پریشانی اور لمبے تجربے کا مظہر ہے۔

وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

اس قدر بے چین کر دینے والا فقرہ ہے۔ اس قدر (بانی سلسلہ) کو بے قراری لگی ہوئی تھی کہ میں کس طرح جھنجھوڑوں اور طبیعتوں کو بیدار کروں اور بتاؤں کہ تم آج بھی سوئے پڑے ہو کیوں نہیں اٹھتے کیوں میری باتیں نہیں سنتے۔ آج وہ وقت آگیا ہے کہ جھنجھوڑ کر جماعت کو بیدار کیا جائے اور بتایا جائے کہ دیکھو اٹھو اپنے نفس کا خیال کرو اپنے نگران بنو۔ اگر تم اپنے نگران نہ بنے تو کوئی باہر کی آواز تم نہیں سن سکو گے اندر سے ایک مربی بیدار ہونا ضروری ہے اندر سے ایک نگران کا جاگ اٹھنا ضروری ہے۔ جب یہ نگران جاگ اٹھتا ہے تو اپنی ہوش نہیں رہتی کجا یہ کہ انسان دوسروں میں کیڑے ڈالتا رہے۔ جب یہ نگران بیدار ہو جائے تو انکساری پیدا کرتا ہے انسان بے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین ہو جاتا ہے دوسروں کی بدیوں کی بجائے ان کی خوبیوں پر نظر رکھ کر ان سے موازنہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ سے وہ بھی اچھا ہے' مجھ سے وہ بھی اچھا ہے۔ لیکن جس بدبخت کا نگران سویا ہوا ہو وہ ہر دوسرے پر عیب جوئی کی نظریں ڈالتا ہے اور دوسروں کے عیب تلاش کر کے ان کے پیچھے اپنی برائیاں چھپاتا رہتا ہے۔ اس کو اسی میں لطف آتا ہے کہ فلاں میں بھی یہ بدی ہے اور فلاں میں بھی یہ برائی ہے۔ فلاں میں یہ خرابی ہے اور میں ان سے اچھا ہوں۔ حالانکہ بسا اوقات اس میں بھی جھوٹ ہوتا ہے۔ جو برائیاں وہ دوسروں میں پیش کر رہا ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ اس کے اندر موجود ہوتی ہیں۔

اندرونی مربّی کو بیدار کریں

پس اخلاق حسنہ کے پیدا کرنے سے پہلے ایک اندرونی مربی کا بیدار ہونا لازم ہے۔ اس کے بغیر آپ کو کبھی اخلاق نصیب نہیں ہو سکتے اور سب سے اچھا سکھانے والا وہی ہے جو دل کے اندر پیدا ہوتا ہے اور دل کے اندر جاگ اٹھتا ہے۔ اور وہ آواز ہے جو آپ قریب سے سنتے ہیں۔ اس آواز کو اگر آپ جھٹلائیں اور اس کا انکار کریں تو ممکن ہے کہ کریں مگر دن بدن بے چینی بڑھتی جائے گی دن بدن اور زیادہ پشیمان ہوتے چلے جائیں گے یہاں تک خدا کے حضور روئیں گے ۔ اے خدا میری کیا حالت ہے۔ میں بدی کو جانتا ہوں پہچانتا ہوں۔ پھر بھی کرتا ہوں۔ اور تیرے حضور میں مسلسل اس سفر میں زندگی گزار رہا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ میرا قدم غلط سمتوں میں اٹھ رہا ہے پھر بھی وہ قدم اٹھا رہا ہوں۔ یہ مربی بیدار ہونے کے بعد کی باتیں ہیں اس سے پہلے کی نہیں۔ پھر وہ پکار نفس کی وہ بے چینیاں وہ بے قراریاں وہ شرمندگیاں خدا کے حضور جب آنسو بہاتی ہیں پھر تربیت کے سامان ہوتے ہیں۔ مگر بداخلاق انسان کو تو ان مضامین کا کوئی تصور بھی نہیں کہ کیا چیز ہیں۔ نہ کبھی ہجرتیں کیں نہ کبھی یہ سفر اختیار کئے اس لئے میں آپ کو بار بار ایک ہی بات کہتا چلا جا رہا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ گویا میں بھول گیا ہوں کہ میں نے کل بھی آپ کو یہی بات کہی تھی یا پرسوں بھی یہی بات کہی تھی۔ میں اپنے لمبے تجربے سے اس بات پر گواہ بن گیا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی بے قراری آج پھر ہمارے ہر دل کو بے چین کر دینی چاہئے اس بیقراری کو ہمیں اپنا لینا چاہئے۔ یہ مشورہ ہے میرا۔ اور ہمارے ہر دل کو لگ جانی چاہئے۔ اس سے ہمارے اندر تربیت کے امکانات روشن ہوں گے اور اس کے نتیجے میں ہمارے اندر کا سویا ہوا نفس بیدار ہو گا۔

اب آپ یہ خطبہ سنتے ہیں۔ یا پہلے بھی سنتے رہے ہیں اور گھروں میں جا کر وہی زندگی گزاریں جو پہلے تھی۔ اور روزمرہ کی زندگی کو بیدار مغزی سے دیکھیں نہ۔ کہ ہم اپنے اندر کوئی پاک تبدیلی پیدا کر رہے ہیں یا نہیں۔ تو یہ ساری باتیں بے کار جائیں گی۔ اور پھر مجھے دوبارہ وہی کہنا پڑے گا کہ

وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

پس اخلاق حسنہ کی حفاظت کے لئے اپنے اندر ایک Consciousness ایک بیداری کا احساس کریں۔ اور روزمرہ کے تعلقات سے یہ جائزہ لینا شروع کریں۔ اس کے لئے کوئی رپورٹ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کسی بیرونی مربی (۔) کا آپ کے پاس آ کر آپ سے سوال جواب کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کا اپنا دل ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ آپ روزمرہ کی زندگی میں اپنے بھائیوں کے کتنے حق مارتے رہے ہیں۔ اپنے عزیزوں کے کتنے حقوق ادا کرتے رہے ہیں یا ان سے غافل رہے ہیں یا چھوٹی سی بات پر غصے کے نتیجے میں آپ اپنی بیویوں پر کس کس طریق سے بھڑکتے رہے ہیں۔ یا کمزوروں پر ہاتھ اٹھانے میں جلدی کرتے رہے ہیں۔ یا اپنے سے کمزور بھائی یا بہن پر تمسخر کرتے رہے ہیں۔ اور اسے اپنے سے حقیر جانتے رہے ہیں۔ یہ سارے امور ایسے ہیں جو روزمرہ کی زندگی میں کسی باہر سے آئے ہوئے مربی کے سمجھائے بغیر ہر انسان جانتا ہے۔ جان سکتا ہے (۔) ہر انسان اپنے نفس کو خوب اچھی طرح جاننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ خواہ ہزار عذر پیش کرتا رہے (۔)

اللہ کے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت

آنحضور ﷺ نے فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ آج میں اپنے سائے میں ان کو جگہ دوں گا۔ اور آج میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔

اب آپ نے دیکھا کہ یہاں ایک لفظ کے فرق نے اس مضمون کو کیسا بدل دیا ہے۔ یہاں جمال کی خاطر محبت نہیں بلکہ جلال کی خاطر محبت ہے۔ وہ اس وجہ سے محبت کرتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے بھائی سے محبت نہیں کی اور اس کے حق ادا نہیں کئے تو خدا کا جلال مجھے بھسم کر دے گا۔ یعنی صرف اللہ کی محبت کی خاطر محبت نہیں کرتے بلکہ اللہ کی ناراضگی کے خوف سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے مواقع ہیں جہاں جمال سے زیادہ جلال ہے جو آپ کو سیدھے راستے پر ڈالا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا وہ کہاں ہیں۔ جو میرے جلال کی خاطر محبت کرتے ۔ جمال کی خاطر محبت کرنے میں ہم آہنگی کا مضمون پایا جاتا ہے۔ عام طور پر جمال کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے جلتے لوگ ہم صفات لوگ' ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ مگر جلال کی خاطر محبت کا مضمون الگ ہے۔ جہاں آپ کے مزاج نہیں بھی ملتے۔ جہاں طبعاً" آپ کو الگ الگ ہونا چاہئے۔ محض اللہ کے خوف سے' اس کے جلال کے ڈر سے آپ اپنے ایسے بھائی سے پیار کرتے ہیں جس سے عام حالات میں دنیا والوں کو پیار نہیں ہوا کرتا۔

فرمایا' خدا فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ۔ آج میرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ میسر نہیں۔ اور میں ان کو سایہ دوں گا کیونکہ خدا کے جلال سے اگر کوئی انسان گھبرا کر نیکی اختیار کرتا ہے اسی جلال کا تقاضا یہ ہے کہ جب کوئی سایہ اس کے جلال سے اور میسر نہ ہو تو اللہ اپنا سایہ اس جیسے بندوں کے سر پر فرمائے۔

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا بندہ لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا اور لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ مراد یہ ہے کہ وہ وقت ایسا ہو گا جب کوئی کسی شخص سے کوئی بات چھپا نہیں سکتا اور خدا سے تو ناممکن ہے کہ اس حشر کے میدان میں کوئی انسان چھپا سکے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا۔ تو نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ ؟ وہ جواب دے گا اے میرے رب تو نے مجھے مال دیا لوگوں سے خرید و فروخت اور لین دین کرنا' درگزر کرنا نرم سلوک کرنا میری عادت تھی۔ خوشحال اور صاحب استطاعت سے بھی آسانی اور سہولت کا رویہ اختیار کرتا تھا اور تنگدست کو بھی سہولت ادا کرنے کی مہلت دیتا تھا یہ وہ ایک کردار ہے جو بعض دفعہ آپ کو دنیا میں دکھائی دیتا ہے کہ جب وہ لین دین کرتے ہیں تو اپنی فکر نہیں ہوتی۔ اپنے سے زیادہ دوسرے کی فکر کرتے ہیں اور اعلیٰ اخلاق کے نتیجے میں ایسا ہونا ایک طبعی امر ہے جب سودا کرتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ اس کو بھی تو کچھ فائدہ پہنچے۔ سارا میں ہی کیوں اٹھاؤں۔ کوئی نقص ہے کسی چیز میں تو کھول کر بیان کرتے ہیں اس خیال سے کہ میرے ذریعے سے کسی بھائی کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ جو غریب ہو تو اس کو سہولت دے دیتے ہیں۔ کہہ دیتے ہیں کہ اچھا اگر واپس کر سکتے ہو تو کرو نہیں تو نہ سہی۔ میں چھوڑتا ہوں گھبرانے کی بات نہیں۔ ایسے شخص کا ایک ذکر آنحضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ اسے اٹھائے ور پوچھے گا کہ تم کیا کرتے تھے۔ جب وہ یہ جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ درگزر سے کام لوں۔ اور اپنے اس بندے سے شفقت کا سلوک کروں۔ یہ عجیب بات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو خدا کے بندے' خدا کے بندوں سے حسن سلوک کرتے ہیں ان کا کوئی حسن سلوک ضائع نہیں جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یہ فرمائے گا کہ میرا زیادہ حق ہے حسن سلوک کرنا۔ اگر میرے بندے نے دوسروں سے حسن سلوک کیا ہے تو آج یہ حقدار ہے کہ میں اس سے بہت بڑھ کے اس سے حسن سلوک کروں۔

عتبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ ہم نے بھی یہی بات آنحضور ﷺ کی زبان مبارک سے انہی الفاظ میں سنی۔

بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ یہ صحیح بخاری سے لی گئی ہے اور اس سے پہلے جو تھی وہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ تجسس نہ کرو دوسروں کے عیوب کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ یا تو وہ اس سے نکاح کر لے یا بات ختم ہو جائے۔

یہ چھوٹی چھوٹی ایسی نصیحتیں ہیں جو بعض منفی پہلوؤں سے تعلق رکھتی ہیں جن کے ہوتے ہوئے محبت قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر یہ مزاج ہوں تو یہ محبت کو کھا جاتے ہیں۔ پس جہاں آپ محبت کی کوشش کریں وہاں اس بات پر نظر رکھیں کہ بعض ایسے اخلاق ہیں جو دوسرے اخلاق کو کھا جاتے ہیں اور بیک وقت دونوں قائم نہیں رہ سکتے۔ آنحضور ﷺ نے جہاں مثبت تعلیمات فرمائیں وہاں محبت کو کھا جانے والے زہروں کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ ان سے پرہیز رکھنا ورنہ تمہاری محبتیں ضائع ہو جائیں گی۔ اور یا تو محبت کرنے کے اہل ہی نہیں بنو گے یا محبت بنی بنائی بگڑ سکتی ہے اس میں پہلی بات ہے کہ بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اور بہت سے خاندانوں میں جن کے واقعات مجھ تک پہنچتے ہیں اختلافات کے' ان میں میں نے دیکھا ہے کہ بدگمانی ایک بہت ہی بھیانک کردار ادا کرنے والی چیز ہے۔ بعض خاوند اپنی بیوی پر اتنے بدگمان ہوتے ہیں کہ وہ اگر کسی سے بات کر لے' کسی عزیز رشتہ دار سے ہنس کر بات کرے تو اس پر الزامات کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے کہ تم ہو ہی بدکردار' پتہ نہیں تم نے کس نظر سے اس کو دیکھا۔ کوئی بچی بیچاری بے تکلفی سے اس گھر میں کھڑی ہے کھڑکی کے پاس۔ خاوند آ گیا کہ اچھا تم کسی کو دکھانے کے لئے کھڑی تھی۔

میں وہ باتیں کہہ رہا ہوں جو مجھ تک پہنچتی رہتی ہیں۔ اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جو تحقیق کے بعد میں بتا رہا ہوں۔ نام نہیں لیتا' لیکن ایسے عجیب و غریب واقعات بھی سامنے آتے رہتے ہیں۔ بعض عورتوں کی زندگیاں اجیرن ہو جاتی ہیں۔ اور صرف خاوند ہی نہیں ساس بھی بدگمانیوں میں پڑی ہوئی ہے۔ نندیں بھی دوڑ دوڑ کر بھائی کو شکایتیں کرتی ہیں کہ تمہاری جو بیوی ہے۔ تم جاتے ہو تو یہ یہ کرتی ہے اور سارا گھر اس کے لئے ایک عذاب کا موجب بن جاتا ہے ایسی بعض عورتیں ہیں وہ سل کی مریض ہو جاتی ہیں۔ بعض کینسر میں ماری جاتی ہیں۔ عمر بھر گھلتی رہتی ہیں اور یہ لوگ یہ خاندان نہیں سوچتے کہ ان کی بچیاں اگر وہاں کسی اور گھر میں جائیں ان سے یہ سلوک ہو تو پھر ان کو کیسا لگے گا۔ ایسے زہریلے اخلاق ہیں۔ کہ جن کے ہوتے ہوئے اخروی محبت' یعنی حیات آخرت کی محبت کا تو سوال ہی نہیں۔ دنیا کے عام انسانی تعلقات کی محبت بھی ایسے لوگوں کو نصیب نہیں ہوتی۔ یہ گھر اجاڑنے والی باتیں ہیں۔ مگر اس کے علاوہ معاشرے میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ہر وقت دوسرے کے تجسس میں رہتے ہیں وہ آیا وہ گیا اس نے کیوں کیا ایسا۔ اس نے کسی کو کس نظر سے دیکھا۔ ایسی بے وقوفی ہے اور بداخلاقی ہے اپنا حال پتہ کوئی نہیں کہ کس حال میں رہ رہا ہے وہ اور دوسروں کی ٹوہ میں لگے رہتے ہو۔ اور اکثر آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو نتیجے نکالتے ہیں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔ یہ جو آنحضور ﷺ نے نتیجہ نکالا ہے کہ تمہارے نکالے ہوئے نتیجے جھوٹ ہوتے ہیں میں نے اس پر غور کر کے دیکھا ہے نفسیاتی لحاظ سے یہ اس کے سوا کوئی نتیجہ نکل بھی نہیں سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ جستجو کرنے والے اور ہر وقت عیب تلاش کرنے والے عموماً" نفرت کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے وہ ہمیشہ عیوب کو بڑھا کر دیکھتا ہے۔ اور لازم ہے کہ غلط نتیجے نکالے۔ محبت کی آنکھ تو حیادار ہوا کرتی ہے۔ وہ تو اپنے محبوب کی کمزوری دیکھ بھی لے تو آنکھیں دوسری طرف کر لیتی ہے۔ اور محبت کی آنکھ سے دوسروں کو دیکھنے والے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ بھی اس طرح عفو کا سلوک فرماتا ہے جب وہ خود کمزوریوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو خدا کی آنکھ گویا انہیں نہیں دیکھ رہی۔ اور قرآن کریم میں جو بار ہا عفو کا مضمون دکھائی دیتا ہے۔ یہی مطلب ہے اس کا ان بندوں سے عفو فرماتا ہے جو دوسروں سے عفو فرماتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ حال ہو کہ ایسی دل میں نفرتیں ہیں دوسروں کے لئے کہ ہر وقت ان کی برائی کی ٹوہ میں لگے رہیں تو ان کا نتیجہ لازماً جھوٹ ہوتا ہے اور اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ بدظنی سے بچو (-) وہ اثم والا جو ظن ہے وہ بدظنی کے نتیجے میں پیدا ہونے والا جھوٹ ہے۔ پس جب تم جھوٹ تک پہنچو گے جھوٹے نتیجے نکالو گے تو خدا کے نزدیک پکڑے جاؤ گے۔ اور گناہ میں مبتلا ہو گے۔ پس محبتوں کو ضائع کرنے والی اور برباد کر دینے والی ایک عادت ہے جو نظام پر بھی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ بسا اوقات جب جماعتوں میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں بعض دفعہ لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ میں جب تحقیق کرواتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں نے فلاں کام 'فلاں صدر نے اس لئے کیا تھا کہ وہ اپنے عزیز کو یہ فائدہ پہنچا دے۔ فلاں نے فلاں کام اس لئے کیا تھا کہ اس کے کسی دوست کو زیادہ ووٹ مل جائیں۔ ایسی جاہلانہ باتیں ایسے پاگلوں والے قصے 'گھر بیٹھا کوئی پاگل اپنے دماغ میں ایسی باتیں سوچتا رہتا ہے اور پھر نظام سے ناراض ہؤا ہؤا' دور ہٹا ہؤا' کہ ہم بھی پھر مقابل پہ یوں کریں گے۔ حالانکہ جب تحقیق کی جاتی ہے تو اصل آدمیوں کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ اپنا سادگی سے معصوم طریق پر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہا ہے۔ ایک بیٹھا بدظنیوں کے کُس گھولتا چلا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ

تو افعی مزاج بن جاتے ہیں۔ سانپ بھی اسی طرح کُس گھولتا رہتا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے جہاں محبتوں کی تعلیم دی وہاں محبتوں کو ہلاک کر دینے والی خصلتوں کی بھی نشاندہی فرمائی فرمایا۔ اول یہ ہے کہ بدظنی سے بچو۔ اگر تم بدظنی میں مبتلا ہوئے تو نہ تمہارے گھر کے رشتے قائم رہ سکتے ہیں نہ تمہاری سوسائٹی کے رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔ اگر کسی میں نقص ہے تو خدا پر چھوڑ دو۔ کیا ضرورت ہے کہ اس کی تلاش کرو اور پھر بغیر گواہی کے بغیر دیکھے اندازہ لگا لینا اور اس پر اپنا مزاج بگاڑ لینا اور کسی معصوم کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا بہت بڑا گناہ ہے۔

ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو

فرمایا ایک دوسرے بغض نہ رکھو۔ بدظنی کی عادت بُغض کو چاہتی ہے۔ اس کے نتیجے میں بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں اور بدظنیوں کے نتیجے میں لازماً بغض بنتے ہیں اور ایک اور چیز بیان فرمائی جس کا بظاہر اس سے تعلق نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجا کرو۔ دراصل فطرت کی جو کجی بیان ہو رہی ہے اس کا اسی سے تعلق ہے۔ ایک انسان جب کسی اچھے رشتے کے متعلق پتہ کرتا ہے کہ کسی اور نے پیغام دے دیا ہے تو بعض لوگ دوڑتے ہیں اور کسی اور ذریعے سے وہ پیغام بھیج دیتے ہیں۔ تاکہ وہ اچھا رشتہ اس کو نہ ملے ان کو مل جائے۔ آنحضرت ﷺ نے (صاحب ایمان) کو جو اخلاق سکھائے ہیں یا اپنے غلاموں کو جو اخلاق سکھائے ہیں ان میں یہ بات بھی داخل فرمائی ہے کہ اس کے پیچھے بھی دراصل خفیہ حسد ہے اس کے پیچھے بھی دراصل مخفی بغض ہے ورنہ اگر تمہیں اپنے بھائی سے پیار اور محبت ہو تو وہ اچھی چیز جس کو تم اچھا سمجھتے ہو وہ اسے ہاتھ آ جائے تو تمہیں کیا تکلیف ہے؟ اور پہلے تو اس کو خیال آیا ہے تمہیں تو نہیں پہلے خیال آیا۔ اس لئے اب صبر کرو۔ اگر تم نے دیر کی ہے رشتہ لینے میں تو تم ذمہ دار ہو۔ اپنے بھائی کے رشتے میں دخل اندازی نہ کرو۔ اگر یہ طریق چلے تو ہر وہ بچی جس کا رشتہ گھر میں آتا ہے اس کے ماں باپ یکسوئی سے اس شخص کو پیش نظر رکھ کر فیصلے کر سکتے ہیں۔ اگر یہ انتظار کریں کہ اور رشتے آئیں پھر ہم موازنہ کریں' پھر اور رشتے آئیں پھر ہم موازنہ کریں۔ تو یہ تو نیلامی لگ جائے گی۔ حقیقت میں اس سے معاشرہ سنورتا نہیں بلکہ بگڑ جاتا ہے۔ جن لوگوں کو یہ عادت ہو کہ انتظار کرتے رہیں گے۔ یہ رشتہ بھی ہاتھ میں رہے پھر اور آ جائے۔ وہ بھی اس حدیث کے مضمون کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ جو پیغام پر پیغام د۔ ہے وہ بھی مخالفت کرتا ہے۔ آنحضور ﷺ تو اس بات کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے یہاں تو ایک لڑکی اور جاندار کا معاملہ ہے۔ اس بات کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے کہ باہر سے اگر قافلے آئیں تو ایک شخص جو سودا کر رہا ہے تو دوسرا جا کر اس سودے میں دخل اندازی کرے۔ فرمایا انتظار کرو جب پہلا سودا اگر ہو جائے اس کے حق میں تو (-) ٹھیک ہے اگر نہ ہو تو پھر تمہارا حق ہے کہ اپنی بات کرو۔

پہلے انسانیت کے معیار تک پہنچیں

تو یہ وہ اخلاق حسنہ کے ایسے پہلو ہیں جن کو ہم منفی پہلوؤں میں شمار کر سکتے ہیں۔ یعنی یہ منفی پہلو اگر موجود رہیں گے تو اخلاق حسنہ کے مثبت رنگ آپ پر نہیں چڑھ سکتے۔ بعض داغ ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر بعض رنگ چڑھ ہی نہیں سکتے۔ آنحضور ﷺ نے ان داغوں کی نشاندھی فرمائی ہے۔ پس اگر آپ حقیقت میں ایک دوسرے کے ساتھ للّٰہی محبت کے رشتے باندھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے دنیاوی عام روزمرہ کے تعلقات کو کم سے کم انسانیت کے معیار تک تو پہنچائیں۔ اگر آپ پہنچائیں تو اس دوران اپنے کپڑے سے وہ داغ دور کرتے رہیں جو اچھے رنگ کپڑے پر نہیں چڑھنے دیا کرتے۔ بلکہ ہر رنگ میں سے اپنا چہرہ دکھاتے ہیں۔ جب تک آپ ان کو صاف نہیں کر لیں گے آپ اس لائق نہیں ہوں گے کہ اس خلق آخر کی تربیت کے دور میں داخل ہوں جس میں (ایمان والوں) کی ایک عظیم الشان اعلیٰ پائے کی تقدیر شروع ہوتی ہے۔ خونی رشتوں کے تعلقات کا حق ادا کرنے کے بعد کہ وہ بیرونی دنیا سے ویسے ہی تعلقات باندھتے ہیں۔ پھر عدل احسان میں تبدیل ہونے لگتا ہے پھر احسان ایتاء ذی القربیٰ میں بدل جاتا ہے۔ کہ ساری دنیا ایک ہی خاندان دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگرچہ بظاہر خون کے رشتے نہیں ہوتے۔

اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضور اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چل کر وہ اعلیٰ کردار اپنانے کی توفیق بخشے جس کی طاقت سے ہم نے تمام دنیا کے کردار کو بدلنا ہے۔ (---)

جماعت انڈونیشیا کا نمونہ

دو اعلان ہیں جو خطبہ ثانیہ سے پہلے میں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ جماعت انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ان کو بھی دوست اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ انڈونیشیا کی جماعت بھی بڑی مخلص اور فدائی اور مشکل حالات میں بھی ثابت قدم ہے اور کئی پہلوؤں سے دنیا کی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔

سکنڈے نیوین ممالک کی تینوں ذیلی تنظیموں کا آج مشترکہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اور یہ غالباً سویڈن میں ہو گا۔ بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ واشنگٹن ڈی سی کے مقامی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں۔ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے ان اجتماعات کو بابرکت فرمائے۔

مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی وفات

ایک افسوس ناک خبر ہے وہ ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ایک (رفیق) مولوی محمد حسین صاحب جو انگلستان کے جلسے میں بھی شرکت فرماتے رہے اور کثرت سے نئی نسل کے لوگ ان کو اس وجہ سے ملتے رہے' کہ وہ (رفقاء کے بعد آنے والوں) میں شمار ہو جائیں اور ان کے پاس بیٹھیں میں نے بھی اپنی بیٹیوں اور نواسوں کو اور نواسیوں کو ان سے اسی نیت سے ملایا تھا کہ وہ کہہ سکیں کہ ہم نے ایک (رفیق) کو دیکھا اور ان کے ہاتھ سے ہاتھ ملایا۔ یہ برکتیں بہت ہی کم رہ گئی ہیں اب۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کا ایک اپنا مقام ایک رنگ تھا سبز پگڑی والے کہلاتے تھے۔ بچپن کے زمانے میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے صندوق کی چابی گم گئی آپ نے چابی بنوانے کے لئے بازار میں بھجوایا جہاں ان کے والد غالباً لوہے کا کام کرتے تھے۔ ان کو بھیجا گیا کہ آپ جا کر تالہ کھول دیں۔ یہ واقعہ ان کو خوب اچھی طرح یاد تھا اور سبز پگڑی والے مشہور تھے۔ ہر جگہ (مربی) کے طور پر جہاں پھرتے تھے ہر دلعزیز ہوتے تھے۔ غیر (از جماعت) علماء ان سے بہت گھبراتے تھے کیونکہ اللہ کے فضل سے ان کو استدلال کی بھی بڑی طاقت نصیب تھی اور طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ جہاں موقعہ محل کا تقاضا ہو وہاں مزاح ساتھ ملا کر اپنی دلیل کو بڑی طاقت عطا کر دیا کرتے تھے۔ کل اطلاع ملی ہے کہ آپ وصال پا کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ ان کے رشتہ دار کافی دنیا میں خدا کے فضل سے پھیلے ہوئے ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی دعا کی برکت سے اس خاندان کو بہت برکت ملی ہے اور سب دنیا میں پھیل گئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کے وصال کے وقت ایک جوڑا۔ ۱۳۶۔ بن چکا تھا۔ اللہ کے فضل سے اس طرح (رفقاء) کی اولاد کو بھی بڑی برکت ملی ہے۔

سید غلام ابراہیم صاحب کا ذکر خیر

دوسرے ایک بزرگ سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ چندرا پاڑہ اڑیسہ ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ قادیان میں پہلی بار ان سے ملاقات ہوئی تھی اور بہت میں ان سے متاثر ہوا تھا۔ بہت بزرگ صاف گو اور بہت ہی باوفا انسان تھے۔ سونگھڑا کی جماعت میں شدید مخالفت کے دوران بھی ثابت قدم رہے۔ اس کے ارد گرد کے علاقے میں بھی 'احمدیت کے لئے ہمیشہ ایک ننگی تلوار رہے۔ ان کو احساس ہو گیا تھا کہ ان کے وصال کے دن قریب آ رہے ہیں۔ عمر بھی زیادہ تھی اور صحت بھی کافی گر گئی تھی۔ تو ہیں انہوں نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میری نماز جنازہ آپ نے ضرور پڑھانی ہے۔ اور پھر ہر خط میں یاد دلایا کرتے تھے کہ میرا وعدہ نہیں بھولنا۔ میں ان کو تسلی کا خط جواب میں بھجوایا کرتا تھا کہ خدا کرے آپ کو لمبی عمر ملے مگر وہ کہتے تھے کہ نہیں آپ نے یہ وعدہ ضرور یاد رکھنا ہے کہ میری نماز جنازہ پڑھانی ہے۔ اس لئے آج کی نماز جنازہ میں ان کو بھی شامل کیا جائے گا۔ اور اس کے علاوہ کچھ نام ہیں جن کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ چوہدری ظفر صاحب ہالینڈ والے اور دوسرے سب۔ تو نماز جمعہ کے معاً بعد عصر کی نماز ہو گی۔ اور عصر کی نماز کے معاً بعد دوست صف بندی کر لیں پھر اللہ نے چاہا تو نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے گی۔

جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر میں اومان اور یمن کے سفیروں کی گمشدگی

چند دن قبل الجزائر میں گم ہو جانے والے اومان اور یمن کے سفیروں کا کوئی پتہ نہیں مل سکا۔ یہ دونوں سفیر ایک ایسے علاقے کی طرف چلے گئے تھے جسے "موت کی تکون" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ایک سفارت کار نے بتایا کہ صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ دونوں سفیروں کی تلاش کا کام سرگرمی سے جاری ہے۔

الجزائر کے سیکیورٹی افسران نے کہا ہے کہ یمن کے سفیر قاسم عسکری جبرانی اور اومان کے سفیر ہلال بن سالم آسیابی کی گمشدگی کی اطلاع جمعہ کو ملی تھی۔ یہ اطلاع الجزیرہ سے ٣٠ کلومیٹر دور خمیس اکلچنا سے ملی تھی۔ یہ سفیر جہاں سے غائب ہوئے وہاں سے ١٠ کلومیٹر دور ان کی کار جلی ہوئی حالت میں دستیاب ہوئی۔

الجزائر کے افسران نے بتایا ہے کہ دونوں سفیروں نے الجزائر کی حکومت کو اس جگہ دورہ کرنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ سفارت کاروں اور الجزائر کی اخباروں کا خیال ہے کہ دونوں کو اغوا کیا گیا ہے۔ الجزائر کے اخبار لبرٹا نے سوال کیا ہے کہ ان سفارت کاروں نے ایسی جگہ سفارتی کار لیکر جانے کا خطرہ کیوں مول لیا جو کہ انتہا پسندوں کا گڑھ قرار دی جاتی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ دونوں سفارت کاروں کو اس جگہ کی خطرناک صورت حال سے غافل نہ ہونا چاہئے تھا۔ جو "موت کی تکون" کے نام سے معروف ہے۔

روزنامہ لی ماتن نے بھی یہی سوال کیا ہے کہ دونوں سفارت کاروں نے ایسی جگہ کا دورہ کیوں کیا جہاں پر اس سے قبل مشتبہ بنیاد پرستوں کی طرف سے متعدد مسلح حملے ہو چکے ہیں۔ یہ انتہا پسند گزشتہ ٣٠ ماہ (اڑھائی سال) سے آرمی کی پشت پناہی سے چلنے والی حکومت کے ساتھ محاذ آرائی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ایک اخبار الوطن کا خیال ہے کہ دونوں سفارت کاروں کو یمن کی داخلی صورت حال کے نتیجے میں اغوا کیا گیا ہے۔ یمن کے سفیر مسٹر جبرانی کا تعلق جنوبی یمن سے تھا اور چار سال پہلے شمالی یمن کے اتحاد سے قبل وہ جنوبی یمن کے سفیر تھے۔ یمن کے اتحاد کے بعد وہ متحدہ یمن کی نمائندگی کرتے تھے۔ الجزائر میں خانہ جنگی کے آغاز سے لیکر ابتک کم از کم ٧٠٠ ٣ افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں سے دو کا تعلق بیرونی سفارتی مشنوں سے تھا۔ ملک میں یہ اندرونی گڑبڑ اس وقت شروع ہوئی جب اس الیکشن کو کالعدم قرار دیا گیا جو مسلم بنیاد پرست قریباً جیت رہے تھے۔

نائیجیریا۔ ابیولا کی رہائی پر غور

نائیجیریا کی فوجی حکومت نے بتایا ہے کہ وہ اپوزیشن لیڈر مسٹر مشہود ابیولا کی رہائی پر غور کر رہے ہیں۔ مسٹر مشہود ابیولا کی گرفتاری پر ملک بھر میں بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ اعلان حکومت کے صدر کے بعد دوسرے نمبر پر فوجی افسر لیفٹیننٹ جنرل اولاڈیپو دیا اور نائیجیرین لیبر کانگریس کے درمیان بات چیت کے دوران سامنے آیا ہے۔ دونوں کے درمیان یہ بھی طے پایا کہ اگر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے اور ان کے خلاف قائم کئے گئے الزامات واپس لے لئے جائیں تو لیبر کانگریس مزید بدامنی کی تحریک نہیں کرے گی۔ لیبر کانگریس نے ہڑتال کرنے والی یونینوں کو بھی کہا ہے کہ وہ ہڑتال ختم کریں اور اپنے اراکین کو کام پر بلائیں۔ ان کے کیسوں پر حکومت غور کر رہی ہے۔ اس سے قبل لیبر کانگریس نے حکومت کو اپنے مطالبات منوانے کے لئے ١٩ جولائی کی آخری تاریخ دی تھی۔ اور کہا تھا کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ مناسب ایکشن کریں گے۔ ان مطالبات میں نمایاں مطالبہ مسٹر ابیولا کی رہائی اور دیگر نمایاں اپوزیشن لیڈروں کی رہائی تھا۔ یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ مسٹر مشہود ابیولا کو ١٩٩٣ء کے عام انتخابات کے نتیجے کے طور پر صدر مملکت کے منصب پر فائز کیا جائے۔

مسٹر ابیولا پر الزام ہے کہ انہوں نے عام انتخابات ١٩٩٣ء کی پہلی سالگرہ کی موقع پر خود کو یکطرفہ طور پر ملک کا صدر قرار دیکر غداری کا ارتکاب کیا ہے۔ انہی مطالبات کو منوانے کے لئے ملک کی نیشنل یونین آف پٹرولیم اور نیچرل گیس ورکرز اور پٹرولیم اور نیچرل گیس سینیئر سٹاف ایسوسی ایشن بھی آج کل اسی وجہ سے ہڑتال پر ہیں۔ اس ہڑتال کی وجہ سے تیل کی ترسیل میں جو تعطل پڑا ہے اس نے عملاً ملک کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔

نائیجیریا کی دیگر ١٦ یونینوں نے بھی اگلے ہفتے ان مطالبات کی تائید میں پٹرولیم کے کارکنوں کی ہڑتال میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو نائیجیریا کی صورت حال بہت سنگین ہو جائے گی۔ تازہ ہڑتالوں کے نتیجے میں نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس کے ایک بڑے حصہ میں بجلی کی سپلائی معطل ہو چکی ہے اور یہ سارا علاقہ اندھیرے میں ڈوب گیا ہے۔ اسی طرح کارکنوں نے پانی کی فراہمی بھی کاٹ دی ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ پٹرول نہ ہونے سے لوگ گاڑی استعمال نہیں کر سکتے، بینکوں تک جا کر رقم نہیں نکلوا سکتے عام بے چینی اور بے قراری عروج پر ہے۔ لیگوس کے رہنے والوں کا کہنا ہے کہ اگر حکومت نے اصلاح احوال نہ کی تو موجودہ صورت حال ایک بڑے سوشل کرائسس پر منتج ہو سکتی ہے۔

اردن اسرائیل بات چیت کی مخالفت

اردن کے شاہ حسین کی مخالف اسلامی اپوزیشن تحریکوں نے اردن اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی لائن پر براہ راست مذاکرات کی مخالفت کی ہے۔ اسلامک ایکشن فرنٹ نے جو کہ مسلم برادرہڈ کا سیاسی شعبہ ہے ایک بیان میں اس بات چیت کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے۔ اور ساتھ ہی شاہ حسین کی اسرائیلی وزیر اعظم سے ملاقات پر جو ٢٥ جولائی کو واشنگٹن میں ہو رہی ہے۔ غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اسلامک فرنٹ نے اردن کی پارلیمنٹ کے ٨٠ کے ایوان میں ١٦ نشستیں حاصل کی ہیں اس فرنٹ نے اردن کی اسرائیل سے بات چیت کو مکمل طور پر رد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

یاسر عرفات کا احتجاج

٤- مئی کو جیریکو اور غازہ کی خود مختاری کے سلسلے کے آغاز کے بعد گزشتہ روز ہونے والے بدترین فسادات میں دو فلسطینیوں کی ہلاکت اور ٧٥ کے زخمی ہونے پر فلسطینی لیڈر مسٹر یاسر عرفات نے سخت احتجاج کیا ہے انہوں نے واقعے کی تفاصیل معلوم ہونے کے بعد امریکہ اور اقوام متحدہ کو فوری طور پر اپنا احتجاج بھجوایا اور کہا کہ اسرائیلی فوجیوں نے فلسطینیوں پر فائرنگ کر کے امن سمجھوتے کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔

مسٹر عرفات کے وزیر صحت نے بتایا کہ زخمیوں میں سات کی حالت تشویشناک ہے۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں میں سے بیشتر وہ ہیں جن کو جسم کے اوپر کے حصوں میں زخم آئے ہیں۔ مسٹر یاسر عرفات نے اپنی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا اور صورت حال پر غور کیا۔ مسٹر عرفات کے وزیر صحت نے بتایا کہ پہلے اسرائیلی فوجیوں نے فلسطینیوں پر حملہ کیا اس کے بعد جوابی طور پر فلسطینی پولیس، علاقے کے یہودیوں اور دیگر لوگوں نے بھی فائرنگ شروع کر دی۔ ایک فلسطینی پولیس والا اور ایک اسرائیلی فوجی بھی زخمیوں میں شامل ہیں۔

شام اسرائیل سے امن کی شرط

شام کے دارالحکومت دمشق سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ شام اور لبنان کے ساتھ اسرائیل کے مذاکرات میں اس وقت تک کوئی پیش رفت ناممکن ہے جب تک اسرائیل اس بات کا قطعی طور پر اعلان نہیں کر دیتا کہ وہ شام کی گولان کی پہاڑیاں اور لبنان کے تمام مقبوضہ علاقے خالی کر دے گا۔

سرکاری اخبار التشرین نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کے علاقے کے دورہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کے ذریعے اسرائیل پر دباؤ ڈالیں کہ وہ تمام مقبوضہ علاقے خالی کر دینے پر آمادگی ظاہر کر دے۔

التشرین نے یہ بھی کہا ہے کہ شام اور لبنان کے درمیان اس بات پر بھی کلی اتفاق رائے ہے کہ دونوں ممالک اسرائیل کے ساتھ کسی علیحدہ معاہدہ امن پر دستخط نہیں کریں گے۔ اخبار نے کہا کہ شام اور لبنان کا مقبوضہ علاقے خالی کرنے کا مطالبہ دراصل اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد ہی کا مطالبہ ہے۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر کرسٹوفر اسرائیل اور شام کا دورہ کریں گے ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان امن مذاکرات جو چند ماہ سے تعطل کا شکار ہیں دوبارہ شروع کروا سکیں۔

اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ وہ گولان اور لبنان کے مقبوضہ علاقوں کو کلی طور پر خالی کرنے سے پہلے دمشق اور لبنان کے ساتھ معمول کے تعلقات بحال کر لے۔ جب کہ دمشق یہ چاہتا ہے کہ اسرائیل، شام اور لبنان کے علاقے کلی طور پر خالی کر دے اس کے بغیر امن مذاکرات میں کسی قسم کی پیش رفت یا امن مذاکرات کے کسی بھی حصے میں کوئی پیش رفت ممکن نہیں۔

شامی اخبار نے امریکی وزیر خارجہ پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل کا رویہ بدلانے کی کوشش کریں۔ اس کے بغیر دمشق کو آبرومندانہ امن حاصل نہیں ہو سکتا۔

بوسنین قوم کو صفحہ ہستی سے مٹایا جا رہا ہے اور ان کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب آف مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا حال دارالبرکات ربوہ مورخہ ۹۴-۷-۱۸ کی صبح آٹھ بجے وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد از عصر پڑھایا۔ اور بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم مرزا بشیر احمد صاحب صدر محلہ دارالبرکات نے دعا کروائی۔

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی ساتھی حضرت حکیم سراج دین احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ اور اللہ کی راہ میں ۱۹۷۴ء میں قربان ہونے والے دوست مکرم راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم خالد لطیف احمد صاحب آف کراچی بکڈپو ابن بابو حمید احمد صاحب کراچی ۵ اور ۶ جولائی کی درمیانی شب کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ محترم شیخ خلیل الرحمان صاحب (وفات یافتہ) سیکرٹری ضیافت، جماعت کراچی کے داماد تھے۔ آپ کی تدفین باغ احمد میں عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۱ اگست کو ہوگا

۱۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱۔ اگست ۹۴ء بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح ہوگا۔ امیدواران کی طرف سے نتیجہ امتحان میٹرک کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ لہذا جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوادیں۔ اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان کی جلد اطلاع دیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس (۴۵ فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہو۔ ایف اے پاس کے لئے ۱۸ سال کی حد مقرر ہے۔

۴۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ فنی و تربیتی کلاس

○ مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ فنی اور تربیتی کلاس مورخہ ۲۰ تا ۳۰ جون ۹۴ء ربوہ میں منعقد ہوئی جس میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے سولہ ممبران نے شرکت کی۔

فنی کلاس میں کرسی اور چارپائی بننے کی ٹریننگ دی گئی۔ بجلی کے سوئچ بورڈ کی تیاری بھی سکھائی گئی۔

تربیتی کلاس میں انگریزی، اردو، عربی بریل کی لکھائی اور بول چال سکھائی گئی۔ ہر روز کسی نہ کسی صاحب کو نابینا افراد سے خطاب کے لئے مدعو کیا جاتا رہا۔

تعلیمی کلاس میں بیت بازی۔ تلاوت، نظم، تقریر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ شخصی شناخت کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔ (ہاتھ لگا کر آدمی کو پہچاننا)

ورزشی مقابلہ جات۔ کلائی پکڑنے اور رسہ کشی کے مقابلہ جات، میوزیکل چیئرز کے مقابلہ جات کرائے گئے۔

ان مقابلہ جات اور کلاسز میں اول دوم سوئم آنے والے ممبران و اراکین کو انعامات سے نوازا گیا۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

فون: ۵۵۰، ۴۴۳

بقیہ صفحہ ۱

پر دینی طلباء کو بھی لے لیا گیا۔

فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل ایاز محمود خان صاحب نے بتایا کہ حادثے کے زخمیوں کی اطلاع ملتے ہی ہسپتال میں ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا۔ فوراً ۱۰۔ ڈاکٹر صاحبان کو طلب کر لیا گیا جنہوں نے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ایف آر سی ایس کی قیادت میں زخمیوں کو فوری طور پر طبی امداد کی فراہمی شروع کر دی۔ ہسپتال کے بلڈ بینک سے خون کی فراہمی بھی کی گئی۔ یہ سارے انتظامات، ادویہ اور طبی علاج محض خدمت خلق کی نیت سے مفت کیا گیا۔ ہسپتال میں جو زخمی لائے گئے ان کی تعداد ۳۴ تھی جن میں ۷ عورتیں اور دو بچے شامل تھے۔ مکرم کرنل صاحب نے الفضل کو بتایا کہ جو ڈاکٹر ڈیوٹی پر نہیں تھے ان کو بھی ہنگامی طور پر بلایا گیا۔ وارڈوں میں اضافی بستر لگا کر مریضوں کو فوری طبی امداد فراہم کی گئی۔ دو گھنٹے کے اندر تمام ڈاکٹروں نے بڑی جانفشانی سے کام کر کے زخمیوں کو سکون فراہم کیا۔ زخمیوں میں شدید زخمی بھی تھے۔ کئی کی ہڈیاں، ہاتھ بازو ٹوٹے ہوئے تھے، کئی کے شدید زخم تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے مریضوں کے لواحقین کے لئے شامیانے لگائے ان کے لئے ٹھنڈے پانی کا بندوبست کیا اور دوپہر کو قریباً ۲۰۰۔ افراد کے لئے دارالضیافت سے کھانا منگوایا گیا۔ اور سب لواحقین اور مریضوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اسی طرح رات کو بھی جو لواحقین اور مریض موجود تھے ان کو دارالضیافت سے کھانا منگوا کر کھلایا گیا۔ ہسپتال کے عملہ اور خدام رضاکاروں نے نہایت محنت اور بنی نوع انسان سے محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دکھی لوگوں کی خدمت کی شاندار مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء عطا کرے۔

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان۔ رقبہ ایک کنال طرز تعمیر جدید۔ محلہ دارالبرکات بطرف کالج روڈ کی فروخت مطلوب ہے۔

رابطہ کیلئے:

2/4 دارالبرکات فون: 212485

تصحیح

مورخہ ۲۳۔ جولائی کے الفضل میں فارسی منظوم کلام میں درج ذیل اشعار میں غلطی ہو گئی تھی ان کو اس طرح پڑھا جائے۔

آنکہ چشم آفرید نور دہد
آنکہ دل داد او سرور دہد

چشم ظاہر بہ بیں کہ چوں زکرم
خالقش داد نیر اعظم

ہر قسم کے زیورات کا مرکز

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جا سکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں قریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس: قیمت -/120 چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس: قیمت -/40 روپے
  اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
- ایپی ٹائزر کیپسولز قیمت -/15 روپے
  بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت -/125 روپے
  تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 771-04524 ، 21128-04524

فیکس 212299-04524

ضرورت برائے سٹاف (خواتین)

یونیق سکالرز اکیڈمی دارالرحمت وسطی ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ ٹیچرز قابلیت ایم اے، ایم ایس سی، بی اے، بی ایس سی نیز کوالیفائیڈ یا کم از کم بی اے کا امتحان دیا ہو۔
۲۔ کمپیوٹر آپریٹر ۳۔ آسامیاں۔ کسی معروف ادارہ سے کمپیوٹر کورس کوالیفائیڈ۔
۳۔ لائبریرین ۱۔ آسامی۔ کم از کم ایف اے۔
۴۔ ریسپشنسٹ ۲۔ آسامیاں۔ انگلش اور اردو زبان پر عبور حاصل ہو۔
۵۔ ملازمہ برائے کینٹین ۱۔ آسامی۔ امور خانہ داری میں ماہر ہوں۔

درخواستیں مکمل کوائف و اسناد کے ہمراہ ۲۹ رجولائی تک ادارہ کے دفاتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو دارالرحمت وسطی برانچ میں ۳۰ رجولائی بروز ہفتہ صبح ½8 بجے ہوگا۔ اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

پرنسپل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- جولائی-1994ء
رات ٹھنڈی رہی۔ دن کو حبس اور گرمی ہے درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ نیو کراچی میں شب بیداری کی ایک مجلس میں شرکت کے بعد گھر جانے والے افراد کی کوچ پر نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کی اور بم پھینکا جس سے ۸۔ افراد ہلاک اور ۲۸ زخمی ہو گئے۔ کوچ کا ڈرائیور حادثے کے بعد کوچ کو روکنے کی بجائے چیختے چلاتے زخمیوں کو لے کر زین العابدین ہسپتال اور رضویہ ہسپتال پہنچ گیا۔ لاشوں کو امام بارگاہ رضویہ منتقل کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق انجمن شہدائے عباس قصبہ کالونی کی علی مسجد و امام بارگاہ میں ایک سو کے قریب افراد جمعہ کی شب، مجلس اور شب بیداری میں شرکت کرنے آئے تھے۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے کے بعد کوچ کا ڈرائیور کوچ سمیت لاپتہ ہو گیا۔ یہ واقعہ رات ڈھائی بجے کے قریب پیش آیا۔ زخمیوں کے مطابق بس پر کئی اطراف سے فائرنگ کی گئی حملہ آوروں کی تعداد چھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ بس میں سو کے قریب افراد سوار تھے۔ حادثے کے رد عمل کے طور پر انچولی سوسائٹی، رضویہ سوسائٹی، جعفر طیار سوسائٹی اور ملیر میں بعض کاروباری مرکز بند رہے ٹریفک پر پتھراؤ کیا گیا۔ ملیر کے علاقے میں متعدد گاڑیاں جلانے کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں پر بھی فائرنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ صورت حال سے نبٹنے کے لئے کراچی وسطی اور غربی میں فوج نے گشت کیا اور پوزیشنیں سنبھال لیں۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ مہاجروں کا اتحاد ختم کرنے میں ناکامی کے بعد شیعہ سنی فساد کی سازش کی گئی ہے۔

○ ربوہ کے قریب چنیوٹ کے پل پر بس پل کا جنگلہ توڑتی ہوئی نیچے ریلوے لائن پر جا گری جس سے ۱۰۔ افراد جاں بحق اور ۵۰ کے قریب زخمی ہو گئے۔

○ سیلاب کا پانی بدوملہی اور شرقپور کے علاقوں میں داخل ہو گیا۔ راوی لنک نہر توڑ دی گئی جس سے لاہور کو سیلاب کا خطرہ ٹل گیا۔ چناب میں مرالہ خانکی اور قادر آباد میں درمیانے اور تریموں میں اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ راوی میں سیلاب کا بڑا ریلا شاہدرہ سے بخیریت گزر گیا۔ بلوکی میں پانی کی سطح بلند ہونے سے شرق پور کے کئی دیہات پانی میں ڈوب گئے۔ ستلج میں پانی کا بڑا ریلا گنڈا پور کی طرف بڑھ رہا ہے۔ بدوملہی میں دو دو فٹ پانی بہہ رہا ہے۔ ریلوے لائن بھی سیلاب میں ڈوب گئی۔ کئی مکان بہہ گئے۔ بے شمار مکانات میں دراڑیں پڑ گئیں۔ علاقے میں دھان کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

○ جھنگ اور قلعہ سوبھا سنگھ کے ۶۰ دیہات چناب کے پانی کا شکار ہو گئے۔ سیلاب نے بابا غلام نبی کے مزار کا نام و نشان مٹا دیا۔ عرس پر آنے والے ہزاروں مریدوں کو ریلوے اسٹیشن پر پناہ لینی پڑی۔

○ پنجاب کے کئی شہروں میں موسلا دھار بارش ہوئی جھنگ میں طوفان بادوباراں سے ۳۔ افراد ہلاک۔ پانی کا ریلا پسرور میں داخل ہو گیا

○ چند روز قبل ملک بھر میں جو قیامت خیز بارش کا سلسلہ شروع ہوا تھا اس سے متعدد علاقوں میں زبردست تباہی مچی ہوئی ہے۔ بجلی اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا سیالکوٹ میں شدید بارش سے زندگی مفلوج ہو گئی۔ اسلام آباد اور راولپنڈی میں مسلسل تیسرے دن بارش جاری رہی۔ مظفر آباد میں ۵۸ ملی میٹر، بہاولپور میں ۵۵ ملی میٹر، میانوالی میں ۱۶، لاہور ۸، سرگودھا ۹، اور بہاولنگر میں ۶ ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ بارش کے سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ کراچی کوئٹہ اور پشاور میں بھی ریکارڈ بارش ہوئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے سندھ اور کراچی میں آگ اور خون کا کھیل حکومت کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ حکومت سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے ہر ممکن امداد کر رہی ہے۔ علاقوں کو سیلاب سے مستقل نجات دلائیں گے۔

○ کراچی میں گرڈ سٹیشن کے کنٹرول روم میں آگ لگ گئی متعدد علاقوں میں بجلی کی سپلائی بند ہو گئی۔

○ نائب امیر جماعت اسلامی پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ ملک پر ڈاکوؤں، لٹیروں اور دہشت گردوں کا راج ہے۔ ظلم حد سے بڑھ گیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ لانگ مارچ ہو گا۔ حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں۔ بے نظیر حکومت میں ہوں یا باہر ملکی سالمیت کے لئے خطرہ رہیں گی۔ صدر لغاری گردن گردن تک بدعنوانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ حیدر آباد میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

○ اپوزیشن نے حکومت سے مذاکرات کے لئے نئے انتخابات کو بنیادی نکتہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم اس کی موثر یقین دہانی کروا دیں تو ایک مقررہ وقت تک وہ انہیں ڈسٹرب نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ اقتدار کی تقسیم ڈھائی سال کے عرصے کے لئے کرنے پر بھی بات چیت ہو رہی ہے۔

GOOD NEWS
جاپانی خوشخبری
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274
رہائش 212487
بشارت احمد خان

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزرز واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہنشاہ پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

ربوہ میں میڈیکل سہولیات میں اضافہ
خالد ہسپتال
• میٹرنٹی ہوم
• لیبارٹری ٹیسٹ ماہرانہ رائے کے ساتھ
• ختنے و دیگر جراحی
• ایمرجنسی میڈیکل و سرجیکل ایڈ نیز
• مریضوں کے داخلہ کی سہولت
• دل و پھیپھڑوں کے مریضوں کیلئے RESUSCITATOR
ای سی جی و آکسیجن کی سہولت
23۔ شکور پارک دارالصدر غربی ربوہ فون 212034، 153

سنہ ۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
80 خداوند کریم کی رحمت سے اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

اولاد سے محرومی ۔ اولادِ نرینہ کی خواہش ۔ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ اٹھرا ۔ لیکوریہ ۔ ایام کی بے قاعدگی ۔ بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564
نارووال مریکے روڈ، چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد ڈسٹرکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10 اسلام آباد

پتہ